ایم۔ آئی۔ خان

مشرقی تیمور کی آزادی کیلئے امریکہ سربکف کیوں؟

انسانی فطرت میں یہ بات شامل ہے کہ وہ حدود و قیود کا پابند نہیں رہ سکتا آزادی اسکی جبلت کا جزو لاینفک ہے اور دنیا بھر میں جاری آزادی کی تحاریک اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ حضرت انسان کسی کی غلامی ہرگز قبول کرنے کو تیار نہیں وہ ہمہ وقت آزادی حاصل کرنے کیلئے تیار رہتا ہے۔ یہ آزادی محض جسمانی سطح تک ہی محدود نہیں بلکہ اظہار رائے سمیت ہر شعبہ زندگی پر محیط ہے ہم نے بھی آزادی کیلئے بہت سی قربانیاں دیکر مملکت خداداد پاکستان حاصل کیا۔ آج بھی دنیا بھر میں آزادی کی متعدد تحریکیں زوروں پر ہیں کشمیری مسلمانوں کی تحریک آزادی اس سلسلے میں بہترین مثال کے طور پر پیش کی جاسکتی ہے اسی طرح روس اور بوسنیا میں بھی مسلمان اپنی آزادی کے حصول کیلئے ہر سطح پر قربانیاں دے رہے ہیں۔

لیکن شومئی قسمت کہ مغربی اقوام انہیں آزادی دینے کیلئے آمادہ نہیں امریکہ سمیت ان مغربی اقوام کے دوغلے پن کا عالم یہ ہے کہ مسلمانوں کی تحاریک پر تو انکے کان پر جوں تک نہیں رینگتی لیکن اسرائیل جیسی ناجائز ریاست کے قیام کیلئے انسانی حقوق کے ان علمبرداروں نے تمام قواعد و ضوابط کو پس پشت ڈال دیا جس سرعت اور جانبداری کا مظاہرہ امریکہ اور اسکے حواریوں نے اسرائیل کو بنانے میں کیا تھا اسی چیز کو اب دوبارہ دہرایا جارہا ہے جسکی تازہ ترین مثال مشرقی تیمور کی ہے مشرقی تیمور جسکی اکثریت عیسائی آبادی پر مشتمل ہے کو خود مختاری دلانے کیلئے اقوام متحدہ، امریکہ اور دیگر مغربی اقوام تمام ضابطوں کو بالائے طاق رکھ کر ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔

گہرے نیلے سمندر کی سرزمین مشرقی تیمور کی مجموعی آبادی 6 لاکھ ہے 25 برس قبل تک یہ جزیرہ پرتگال کی نو آبادی تھا لیکن 1975ء میں انڈونیشاء نے اس علاقے پر قبضہ کر کے اسے اپنی علمداری میں لے لیا بعد ازاں انڈونیشیا نے 17 جولائی 1976 کو مشرقی تیمور کو انڈونیشیا کا 27 واں صوبہ بنانے کا اعلان کیا جسکے بعد انڈونیشیا نے اس علاقے میں بہت سے ترقیاتی کاموں کا آغاز کیا۔

تاہم علاقے کی عیسائی آبادی نے بیرونی آشیرباد کی بدولت اپنی آزادی کی تحریک جاری رکھی اور پہلی بار اقوام عالم کی توجہ مشرقی تیمور کی جانب اس وقت مرکوز ہوئی جب 12 جولائی 1991ء کو ڈلی سانتا کے قبرستان میں فائرنگ کے باعث تقریباً 50 سے 150 کے قریب افراد ہلاک ہو گئے۔ 1994ء میں انڈونیشیائی فوج اور باغیوں کے درمیان مذاکرات ختم ہو گئے۔ کامیاب مذاکرات کے باوجود باغی تنظیم کے ماؤ نے اپنے رابطے جاری رکھے اور 1996ء میں خود ساختہ جلا وطن جو زاراموس اور رومن کیتھولک بشپ کارلوس فلپ کو انسانی حقوق کا بے مثال جنگجو قرار دیکر نوبل انعام سے نوازا گیا جس سے باغیوں کی تحریک کو مزید تقویت ملی بعد ازاں 21 مئی 1998ء کو اسوقت غیر معمولی پیش رفت ہوئی جب انڈونیشیا کے صدر سہارتو مستعفی ہو گئے۔ اور انکی جگہ لینے والے نئے صدر حبیبی نے مشرقی تیمور سے انڈونیشیائی فوجوں کو واپس بلا لیا اس اقدام کے بعد مشرقی تیمور کی آزادی کی طلبگار قوتیں جو اس سے قبل صرف خود مختاری مانگ رہی تھیں نے اچانک آزادی کا مطالبہ کر ڈالا مشرقی تیمور کے لوگوں کیجانب سے آزادی کے اچانک مطالبے کے محرکات کے پیچھے ایک گہری سازش تھی۔

مغربی طاقتیں ایک سازش کے تحت ایشیاء میں اسرائیل کی طرز پر ایسی غیر مسلم ریاست کا قیام چاہتی ہیں جو انکے مفادات کا علاقے میں تحفظ کر سکے اس مقصد کیلئے ابتداء میں غیر ملکی سرمایہ کاروں نے دھڑا دھڑ انڈونیشا میں سرمایہ کاری کی اور ان سرمایہ کاروں نے بتدریج انڈونیشیا میں اپنا حلقہ اثر بڑھایا بیرونی سرمایہ کاروں نے جب انڈونیشیا کی معیشت کو اپنی گرفت میں لے لیا اور جب سٹاک ایکسچینج بیرونی سرمایہ کاروں کے تابع ہو گیا تو انہوں نے مرحلہ وار پہلے حکمرانوں کی بدعنوانی کو بے نقاب کر کے عوام کو ان سے متنفر کیا اس مقصد کیلئے زبردست پراپیگنڈہ کیا گیا اور جب انڈونیشا کے عوام اپنے حکمرانوں سے بدظن ہو گئے۔ تو پھر مشرقی تیمور کی آزادی کیلئے مغربی اقوام نے پراپیگنڈہ شروع کیا اس موقع پر غیر ملکی ذرائع ابلاغ نے مشرقی تیمور کے باغیوں کو ہیرو بنا کر پیش کیا مغربی اقوام نے صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ علاقے کی عیسائی آبادی کو اسلحہ اور بھاری رقوم بھی مہیا کیں۔ آزادی کیلئے لڑنے والوں کو مغربی ممالک میں مسلح جدوجہد کی تربیت دی گئی بے دریغ

اسلحہ فراہم کیا گیا اور باغیوں کو گوریلا جنگ لڑنے کی بھی تربیت دی گئی بعد ازاں مشرقی تیمور میں باغیوں کے لیڈروں کو جب نوبل انعام سے نوازا گیا تو جنگی تحریک کو دنیا بھر میں متعارف کرایا گیا اور جب آزادی کی تحریک عروج پر پہنچ گئی۔ تو غیر ملکی سرمایہ کاروں نے اچانک انڈونیشیا سے اپنا سرمایہ نکال لیا۔ جسکے باعث ملکی معشیت تباہ ہو کر رہ گئی۔ اچانک معاشی بحران آگیا اور حکمرانوں کو عملی طور پر بے بس کر دیا گیا۔ جب انڈونیشیا کے حکمران بے بس ہو گئے تو پھر اسوقت آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک نے اپنا کردار ادا کرنا شروع کر دیا۔ اور حکمرانوں کو امداد کا دانہ ڈالکر لالچ دیا گیا۔ اور حکمرانوں کو مالیاتی ناخداؤں نے اپنے قابو میں کر لیا اور اس مالی معاونت کی آڑ میں انڈونیشیا کو مجبور کر دیا گیا کہ وہ مشرقی تیمور کو جلد از جلد آزاد کرائے۔ بالآخر حکام اسقدر مجبور ہو گئے کہ انہیں ملکی معیشت کے دباؤ کے آگے سر تسلیم خم کرنا پڑا۔ اور نتیجتاً مشرقی تیمور میں انڈونیشیا کو ریفرنڈم کرانا پڑا۔ یہ ریفرنڈم اقوام متحدہ کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔ اس ریفرنڈم میں اکثریت نے آزادی کے حق میں فیصلہ دیا۔

30 اگست 1998ء کو ہونے والے اس ریفرنڈم میں علاقے کی 78.5 فیصد آبادی (3 لاکھ 44 ہزار 580 افراد) نے آزادی کے حق میں ووٹ دیا جبکہ 21.5 فیصد آبادی (94 ہزار 388) افراد نے انڈونیشا کیساتھ رہنے کو ترجیح دی اگر چہ اکثریت نے ریفرنڈم میں آزادی کے حق میں ووٹ دیا لیکن ریفرنڈم کی غیر جانبداری کے بارے میں انڈونیشاء نے اپنے خدشات ظاہر کئے تھے انڈونیشا کے حکومتی اہلکاروں اور ذرائع ابلاغ نے کم وبیش 88 ایسے واقعات کی نشاندہی کی جسکے دوران نہ صرف جعلی ووٹ ڈالے گئے بلکہ وہاں کے عوام کو آزادی کے حق میں ووٹ ڈالنے پر اکسایا گیا اسکے علاوہ مشرقی تیمور میں ہنگامے کرا کے علاقے سے انڈونیشیا کے حامیوں کو بھگا دیا گیا جس سے ریفرنڈم کے نتائج متاثر ہوئے۔

دوسری جانب جب انڈونیشیا کی حکومت نے علاقے میں امن وامان کی صورت حال کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی تو آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک کے حکام نے صدر حبیبی کو خبردار کیا کہ اگر اس نے آزادی کی راہ میں روڑے اٹکائے تو نہ صرف انکا اقتدار خطرے میں پڑ جائیگا بلکہ ملک میں اقتصادی بحران برپا کر دیا جائیگا اور اسکے علاوہ 43 ارب ڈالر کی امداد بھی روک دی جائے۔ یہ وہ وقت تھا کہ جب حکمران خواہش کے باوجود مزاحمت نہ کر سکے۔ اور اقتصادی مشکلات سے نمٹنے کیلئے

انہوں نے مشرقی تیمور کو قربان کر دیا۔

تازہ ترین صورت حال یہ ہے کہ ان سطور کے لکھے جانے تک مشرقی تیمور میں بین الاقوامی امن فوج تعینات کرنے کیلئے سلامتی کونسل کا اجلاس طلب کر لیا گیا اور عین ممکن ہے کہ ان سطور کے شائع ہونے تک مشرقی تیمور میں بین الاقوامی امن فوج تعینات کر دی جائے بہر حال مشرقی تیمور کے تیل کے ذخائر پر مغربی ممالک کا قبضہ ہو جائے گا۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ انڈونیشیا کے حکمران اپنے خلاف جاری ہونے والے بدعنوانی کے سکینڈل سے بچنے کی خاطر چپ رہیں گے اور اسکا نتیجہ یہ نکلے گا کہ انڈونیشیا کے بطن سے مغربی عوام کی آشیرباد بلکہ دھونس اور زبردستی سے ایک غیر مسلم ریاست کا قیام عمل میں لایا جائیگا۔ اس تمام معاملے میں امریکہ نے جو کردار ادا کیا وہ اس دوغلے پن کا واضح ثبوت ہے جس سے اس کی اسلام دشمنی بالکل عیاں ہے مشرقی تیمور کے مسئلے پر امریکہ نے انسانی حقوق کے نام پر انڈونیشیا کے حکمرانوں کو بلیک میل کیا صدر کلنٹن نے انڈونیشیا سے اسوقت تک قطع تعلق کر لیا ہے جب تک مشرقی تیمور کا مسئلہ حل نہیں ہو جاتا امریکہ اس سلسلے میں اتنا آگے چلا گیا کہ اس نے انڈونیشیا کو فوجی کاروئی کی بھی دھمکی دیدی۔

انڈونیشیا کی موجودہ صورت حال دیکھکر یہ سوال ذہن میں ابھرتا ہے کہ آخر انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں اسے مسلمانوں کیخلاف کیوں نظر نہیں آتیں کشمیر میں بھارتی فوج کی بربریت سب پر عیاں ہے انکی مسلح جدوجہد اب کئی عشروں پر محیط ہے لیکن اسلام مخالف قوتیں یہ نہیں چاہتیں کہ ایک اور اسلامی ملک معرض وجود میں آئے حالانکہ اقوام متحدہ اس امر کی منظوری دے چکی ہے کہ کشمیریوں کو حق خودارادیت دیا جائے لیکن عالمی ادارے کی سفارش کے باوجود بھارت انسانی حقوق کے ان تمام نام نہاد ٹھیکیداروں کے شر سے سلامتی کونسل کی قرار دادوں کو اپنی ہٹ دھرمی کی نذر کر کے ٹھکرا چکا ہے۔ حالانکہ یہ اقوام متحدہ کے ایجنڈے پر موجود سب سے پرانا مسئلہ ہے جو ابھی تک حل طلب ہے لیکن مشرقی تیمور میں امریکہ اور مغربی اقوام نے جو کردار ادا کیا ہے وہ اس ضرورت کی جانب ہماری توجہ مبذول کراتا ہے کہ ہمیں بھی امت مسلمہ کے وسیع تر مفاد میں اتحاد کر کے مسلمانوں کی آزادی کی تحریکوں کو تقویت بخشنا چاہیے۔

☆ ☆ ☆ ☆